اسلامی قانون کے بنیادی اصول

ڈاکٹر شیخ جمیل علی

(اسسٹنٹ پرفیسر، ڈپاٹمنٹ آف اسلامک اسٹیڈیز، اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی، کشمیر)

معاشرتی اقدار کوملحوظ خاطر اور سماجی توازن برقرار رکھنے کے لیے قانون، اصول وضوابط ضروری قرار پاتے ہیں۔ چناچہ اسلام ایک ایسا الٰہی نظام قانون ہے جو ہر لحاظ سے اعلیٰ وارفع خصائص ومحاسن اور امتیازی اقدار کا حامل اور جامع ضابطہ حیات ہے۔ اسلامی قانون جن اصولوں پر مبنی اور مشتمل ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

1-توحید

توحیداس کائنات کی کل حقیقت ہے توحید کائنات کی ابتداء وانتہا ہے یہ صرف ایک عقیدہ نہیں؛ بلکہ انسان کو صحیح معنیٰ میں انسان بنانے کا واحد ذریعہ ہے۔ جو انسان کی تمام مشکلات کا حل، اور ہر حالت میں اس کے لیے پناہ گاہ اور ہر غم وفکر میں اس کا غم گسار ہے۔ اورکون ومکان اور زمین وآسمان میں تغیر وتبدل صرف واحد لاشریک اللہ کی مشیت واذن سے کارفرما ہے

یہ اصول بتاتا ہے کہ اسلامی قانون کی پوری عمارت اللہ کی وحدانیت پر قائم ہے۔ توحید کے اصول کے ساتھ کسی قانون کے نفاذ کا مطلب عبادت بھی ہوگا اور اس کی صفات کا انحصار اس بات پر ہیکہ عبادات میں للّٰہیت کس حد تک موجود ہے۔ یہی قوانین کا نفاذ ہے جسے نبی نے احسان (نیک اعمال) کہا ہے۔

توحید کے اصول نے یہ بھی تقاضا کیا کہ اسلامی قانون کو ہمیشہ قرآن اور سنت کے ساتھ ہم آہنگ کیا جانا چاہیے، یا توبراہ راست نصوص یا اس میں موجود روحوں کو کسی لسانی یا غیر لسانی نقطہ نظر کے ذریعے جیسے مقدّس العلوم کے ذریعے۔ شریعت اور دیگر

عام طور پر دیکھا جائے تو یہ اصول سورہ آل عمران آیت **64** میں موجود ہے:

قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ **(64)**

" کہہ اے اہلِ کتاب! ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور سوائے اللہ کے کوئی کسی کو رب نہ بنائے، پس اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہونے والے ہیں"

2-عدل وانصاف

قرآن مجید میں عدل کی اہمیت:

'بے شک اللہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کردو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل وانصاف کے ساتھ کرو۔'' (النساء۸۵)

"اے ایمان والو! انصاف کے سچے داعی بن جاؤ اور اللہ کے لیے گواہ بنو اگرچہ تمہاری ذات یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اگر کوئی امیر یا فقیر ہے تو اللہ ان کا بہتر خیرخواہ ہے، لہٰذا تم خواہش نفس کی وجہ سے عدل نہ چھوڑ و اور اگر تم نے کج بیانی سے کام لیا یا (گواہی دینے سے) پہلوتہی کی تو جان لو کہ اللہ تمہارے اعمال سے یقیناً خوب باخبر ہے۔'' (النساء۱۳۵)

انصاف جیسا کہ قرآن نے مطالبہ کیا ہے، بہت متنوع معنی رکھتا ہے، دونوں میں قانون کے قیام، انسانی اقدار کے نفاذ وغیرہ میں۔ انصاف کو چار معانی سے منسوب کیا جاسکتا ہے: پہلا، انصاف یکسانیت ہے۔ دوسرا، انصاف ایک توازن ہے۔ تیسرا، انصاف انفرادی حقوق کا احترام اور تکمیل یا کسی چیز کو اس کی مناسب جگہ پر رکھنا ہے۔ چوتھا، انصاف خدا کی طرف منسوب ہے۔

اسلامی قانون کے تناظر میں انصاف کا اصول قانون سازی کا تقاضا کرتا ہے اور اسلامی قانون کے اطلاق میں معاشرے کے معروضی حالات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے جہاں ایک خاص وقت میں قانون کا اطلاق ہوگا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی خاص قانون کچھ جگہوں پر لاگو ہو لیکن سماجی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی عوامل کی وجہ سے کچھ اور جگہوں پر نہ ہو۔ اس معاملے میں، ایسے قوانین کے نفاذ کو جو انصاف ومصلحت کی عکاسی نہیں کرتے، اس وقت تک "موخر" ہونا چاہیے جب تک کہ وقت سازگار نہ ہو

3-مساوات

مساوات کے اصول کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی قانون کی رو سے کسی بھی فرد اور گروہ کو یکساں اور مساوی حقوق حاصل ہیں۔ لہٰذا قانون سازی میں انسانی حقوق کی تکمیل کا بھی خیال رکھنا چاہیے تاکہ اسلامی قانون حقیقی معنوں میں بنی نوع انسان کے لیے نعمت بن سکے۔ یہ اصول، مثال کے طور پر، مرد اور عورت کے درمیان ان کی خودی کو جانچنے میں، دونوں خدا کے بندوں کی حیثیت سے اپنی تقویٰ کو بہتر بنانے اور زمین پر "خلیفہ" کی حیثیت سے ایک ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھنے کے لیے لاگو ہوتا ہے جو متوازن اور ان کی رہنمائی کرنے کے قابل ہو۔ اور آخرت کی نجات وسعادت کے لیے۔

اس طرح، ایک فرد کو دوسرے فرد، یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ یا فرد، مرد کا عورت کے درمیان تعلق "موضوعات" بمقابلہ "موضوع" کے درمیان نہیں ہے، بلکہ "موضوعات" بمقابلہ "موضوعات" کے درمیان ہے۔ اس طرح کے تعلقات میں، کسی ایک فرد یا گروہ کے لیے مذہب کی طرف سے دوسروں کو کنٹرول اور دبانا جائز نہیں ہے۔

مساوات کے اصول کی بنیاد قرآن میں ہے سورۃ الحجرات، **13** میں ہے:

یا ے لوگو! ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو، بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے، بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

جس نے نیک کام کیے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اس کو